# ۳۳۔مسلمان مرتد کب بنتا ہے

اس عقیدے کے بارے میں 1 آیتیں اور 8 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

ایمان کی بحث میں گزرا کہ چھ چیزوں پر ایمان رکھے گا تو وہ مومن بنے گا، یہ چھ چیزیں یہ تھیں
[۱] اللہ [۲] رسول [۳] کتاب یعنی قرآن کریم [۴] فرشتہ [۵] آخرت کے دن پر ایمان ہو [٦] اور تقدیر پر ایمان ہو تو وہ مومن ہے

ان چھ چیزوں میں سے کسی ایک کا انکار کردے تو وہ مرتد بن جائے گا

اس کی دلیل عقیدۃ الطحاویۃ کی یہ عبارت ہے

۔و لا یخرج العبد من الایمان الا بجھود ما ادخله الله فیه ۔(عقیدۃ الطحاویۃ، عقیدہ نمبر ٦١، ص ١۵) ترجمہ۔جن چیزوں کی وجہ سے ایمان میں داخل ہوا ہے انہیں کے انکار کرنے کی وجہ سے بندہ ایمان سے نکلتا ہے

اس عبارت میں ہے کہ جب ان چھ باتوں کے اقرار سے آدمی مسلمان ہوتا ہے، اسی میں سے کسی ایک کے انکار سے وہ ایمان سے نکلے گا، لیکن اگر ان میں سے کسی ایک کا انکار نہیں کرتا تو وہ مومن ہی رہے گا

# مرتد کو قاضی شرعی قتل کی سزا دے گا

اس کے لئے یہ آیت ہے

1۔ومن یرتدد منکم عن دینه فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة و اولئک اصحاب النار هم فیها خالدون (آیت ۲۱۷،سورۃ البقرۃ ۲)

ترجمہ۔اور اگر تم میں سے کوئی مرتد ہو جائے ،اور کافر ہونے کی حالت ہی میں مرے،تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں اکارت ہو جائیں گے،ایسے لوگ دوزخ والے ہیں،اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے

1۔قال اتی علیؓ بزنادقة فاحرقهم ... لقول رسول الله ﷺ من بدل دینه فاقتلوه. (بخاری شریف، باب حکم المرتد والمرتدۃ واستتابتھم ،ص ۱۱۹۳،نمبر ۶۹۲۲)

ترجمہ۔ حضرت علیؓ کے پاس ایک زندیق کو لایا گیا،تو آپ نے اس کو جلا دینے کا حکم دیا۔۔۔اس لئے کہ حضورؐ نے فرمایا جو دین بدل دے اس کو قتل کر دو۔

2۔عن ابی موسیٰؓ قال...، فاذا رجل عنده( عند ابی موسی ) موثق،قال ماهذا؟ قال کان یهودیا فاسلم ثم تهود،قال اجلس !قال لا اجلس حتی یقتل قضاء الله ورسوله ثلاث مرات فامر به فقتل (بخاری شریف، باب حکم المرتد والمرتدۃ واستتابتھم ،ص ۱۱۹۳،نمبر ۶۹۲۳) ترجمہ۔حضرت معاذؓ آئے ،وہاں ابی موسیٰؓ کے پاس ایک آدمی باندھا ہوا تھا،حضرت معاذؓ نے پوچھا یہ کیا ہے،تو لوگوں نے کہا کہ یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا،اب پھر یہودی ہو گیا ہے، پھر حضرت معاذ سے کہا گیا کہ آپ بیٹھ جائیں،تو انہوں نے کہا کہ، جب تک اس کو قتل نہیں کرو گے میں نہیں بیٹھوں گا، یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے، یہ تین مرتبہ فرمایا، حاکم نے حکم دیا اور وہ یہودی قتل کر دیا گیا

# لیکن مرتد کو قتل کرنے کے لئے تین شرطیں ہیں

## [۱] پہلی شرط یہ ہے کہ اسلامی حکومت ہو

پہلی شرط یہ ہے کہ۔اسلامی حکومت ہو تب قتل کیا جائے گا تا کہ دوسرا مسلمان بھی مرتد نہ ہو جائے، اس کے لئے قول صحابی یہ ہے

3۔**عن زید بن ثابتؓ قال لا تقام الحدود فی دار الحرب مخافة ان یلحق اهلها بالعدو** ۔(سنن کبری للبیهقی، کتاب السیر، باب من زعم لا تقام الحدود فی ارض الحرب حتی یرجع، ج۹، ص۱۷۸، نمبر ۱۸۲۲۵/الاصل لا مام محمد، کتاب السیر فی ارض الحرب، باب اقامة الحدود فی دار الحرب و تقصیر الصلاۃ، ج۷، ص۴۶۲))

ترجمہ۔حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ دار الحرب میں حد قائم نہیں کی جائے گی، اس ڈر سے کہ جس پر حد قائم ہوئی وہ کہیں حربیوں کے ساتھ نہ مل جائے

4۔**عن حکیم بن عمیر کتب الی عمیر بن سعد الانصاری و الی عماله، ان لا یقیموا حدا علی احد من المسلمین فی ارض الحرب حتی یخرجوا الی ارض المصالحة** ۔(سنن کبری للبیهقی، کتاب السیر، باب من زعم لا تقام الحدود فی ارض الحرب حتی یرجع، ج ۹، ص۱۷۸، نمبر ۱۸۲۲۶)

ترجمہ۔ حضرت حکیمؒ نے عمیر اور اس کے عاملہ کو لکھا، دار الحرب میں کسی مسلمان پر حد قائم نہ کریں، جب تک کہ وہ صلح کی زمین پر نہ آجائے

ان قول صحابی میں ہے کہ مسلمان امیر ہو تب بھی دار الحرب میں حدود قائم نہ کی جائے، تو جہاں اسلامی حکومت بھی نہ ہو تو وہاں حدود کیسے قائم کی جائے گی۔

[۲] دوسری شرط یہ ہے کہ شرعی قاضی ہو جو حد کا فیصلہ کرے

دوسری شرط یہ ہے کہ اسلامی قاضی ہو وہ تمام تحقیقات کر کے قتل کا فیصلہ کرے، تب قتل کیا جائے گا، یہ عوام کا کام نہیں ہے۔

**5۔عن عقبة بن الحارث ، ان النبی ﷺ اتی بنعمان او بابن نعمان و هو سكران فشق عليه و امر من فی البيت ان يضربوه ، فضربوه بالجريد و النعال ۔**(بخاری شریف ،کتاب الحدود، باب الضرب بالجرید والنعال،ص ۱۱۶۸،نمبر ۶۷۷۵)

ترجمہ۔نعمان، یا ابن نعمان کو حضورؐ کے پاس لایا گیا، اس حال میں کہ وہ نشہ میں تھا، یہ بات حضورؐ پر گراں گزری، پھر جو لوگ گھر میں تھے انکو حکم دیا کہ اس کو مارے، تو لوگوں نے کھجور کی ٹہنی اور جوتوں سے مارا

**6۔عن انس قال جلد النبی ﷺ فی الخمر بالجريد و النعال ۔** (بخاری شریف، کتاب الحدود، باب الضرب بالجرید والنعال، ص ۱۱۶۸، نمبر ۶۷۷۶)

ترجمہ۔حضورؐ نے شراب کی سزا میں کھجور کی چھڑی اور جوتوں سے مارا۔

ان دونوں حدیثوں میں حضورؐ نے حد کا فیصلہ کیا ہے جو اس وقت حاکم اور قاضی تھے، اس لئے قاضی کے فیصلے سے ہی حد کی سزا دی جا سکے گی

اس لئے جہاں شرعی قاضی نہیں ہے وہاں حد کی سزا نہیں ہوگی، ورنہ عوام میں انتشار ہوگا، البتہ وہاں کے حاکم سے تعزیر کا مطالبہ کر سکتے ہیں، کہ وہ ایسی غیر اسلامی حرکت کرنے والے کو تنبیہ کرے

## [۳]،تیسری شرط یہ ہے کہ تین دنوں تک توبہ کی مہلت دی جائے گی

،تیسری شرط یہ ہے کہ تین دن تک مہلت دی جائے گی ، اس آدمی کو بار بار سمجھایا جائے گا، اور اسلام کی حقانیت واضح کی جائے، تین دنوں تک سمجھانے بعد بھی نہیں مانے گا تب جا کر اس کو قتل کیا جائے گا

تین دنوں تک سمجھانے کی دلیل یہ صحابی کا قول ہے۔

7۔عن عليؓ قال يستتاب المرتد ثلاثا (مصنف ابن ابی شیبۃ ،۳۰ما قالوافی المرتدکم یستتاب، ج سادس، ص۴۴۴،نمبر۳۲۷۴۷ رسنن للبیہقی ، باب من قال یحبس ثلاثۃ ایام، ج ثامن، ص ۳۵۹، نمبر۱۶۸۸۷)

ترجمہ۔حضرت علیؓ مرتد سے تین دن تک توبہ کرنے کا مطالبہ کرتے تھے

حضرت عمرؓ تین دن مہلت دینے پر سختی کرتے تھے

8۔لما قدم على عمر فتح تستر . وتستر من ارض البصرة. سألهم هل من مغرية ؟قالوا رجل من المسلمين لحق بالمشركين فاخذناه،قال ما صنعتم به؟ قالوا قتلناه ،قال : قال افلا ادخلتموه بيتا واغلقتم عليه بابا و اطعمتموه كل يوم رغيفا ثم استبتموه ثلاثا .فان تاب والا قتلتموه ثم قال اللهم لم اشهد ولم آمر ولم ارض اذا بلغنى (مصنف ابن ابی شیبۃ ،۳۰ما قالوافی المرتدکم یستتاب، ج سادس، ص۴۴۴،نمبر۳۲۷۴۴ رسنن للبیہقی ، باب من قال یحبس ثلاثۃ ایام، ج ثامن، ص ۳۵۹،نمبر۱۶۸۸۷)

ترجمہ۔جب حضرت عمرؓ کے پاس تستر کی فتح کی خبر آئی۔تستر یہ بصرہ کا علاقہ ہے۔حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ مغرب کا کوئی آدمی ہے؟ لوگوں نے کہا مسلمان کا ایک آدمی مشرک ہوگیا تھا،تو ہم نے اس کو پکڑ لیا

،حضرت عمرؓ نے پوچھا اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ ،لوگوں نے کہا ہم نے اس کو قتل کر دیا۔تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ،اس کو گھر میں نہیں بند کر دیتے ،اوراس کو ہر روز روٹی کھلاتے ، پھر تین دنوں تک اس سے توبہ کا مطالبہ کرتے ،اگر توبہ کر لیتا تو چھوڑ دیتے ، ورنہ اس کو قتل کر دیتے ، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ گواہ رہنا، میں نے نہ ان لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا، اور جب اس کے قتل کی بات پہنچی تو میں اس سے راضی بھی نہیں ہوں۔

ان صحابی کے قول میں ہے کہ، تین دن سے پہلے قتل کرنے پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے اللہ نہ میں اس میں حاضر ہوں اور نہ میں نے اس کا حکم دیا اور نہ میں اس سے راضی ہوں۔جس سے معلوم ہوا کہ تین دن تک مہلت دینا ضروری ہے۔تین دنوں کے بعد بھی اپنے قول پر اڑا رہے تب جا کر اس کو قتل کیا جائے گا

ان شرطوں پر اس وقت عمل کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ، دیکھا گیا ہے کہ ایک آدمی کسی پر شرک کا یا گستاخی کا الزام ڈالتا ہے، اوراس کی سزا کے لئے ایک بھیڑ جمع ہو جاتی ہے اور وہ یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اس ملزم کو ہمارے حوالے کر و تا کہ ہم لوگ اس کو سزا دیں اور سڑک پر پیٹ پیٹ کر مار دیں ،اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں ،اس صورت حال سے پورے ملک میں انتشار پیدا ہوتا ہے،اور میڈیا والے اس کو اچھالتے ہیں کہ دیکھو اسلام کتنا خطرناک مذہب ہے

اس لئے اس کا خاص خیال رکھیں کہ حد کی سزا دینے کے لئے شرعی قاضی کا ہونا ضروری ہے، یہ عوام کا کام نہیں ہے۔

# آدھے جملے سے مشرک نہ بنائیں

اس وقت کئی ملکوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی کا آدھا جملہ لے لیا، یا کسی کی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کر دیا، یا اس نے تقریر کے دوران کوئی ایسی بات کہہ دی جو کسی چھوٹے جزیئے کے خلاف تھا، اس کو لوگوں نے رکارڈ کر لیا، اب اسی کو لیکر بیٹھا ہے، اور اس کو قتل کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، اب وہ لاکھ مرتبہ اس سے انکار کرتا ہے یا توبہ کرتا ہے تب بھی نہیں مانا جاتا ہے، اور اس کو پھانسی پر لٹکا کر دم لیتے ہیں، ان حرکتوں کو غیر مسلم ملک میڈیا پر بار بار دکھلاتے ہیں اور لوگوں کو سمجھاتے ہیں کہ اسلام نعوذ باللہ ظالم ہے کہ اپنے اختیار سے ایک مذہب اختیار کرتا ہے، اس کی بھی آزادگی چھین لیتا ہے، اور اس کو سر عام پھانسی پر لٹکا دیتا ہے۔ حالانکہ ابھی گزرا کہ حقیقی مرتد ہونے کے باوجود اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

میں نے ایک کتاب دیکھی جسکو ختم نبوت ثابت کرنے کے لئے لکھی تھی، اور مصنف نے حضور ﷺ کو انسان، جنات، اور فرشتوں، اور ساری دنیا کے لئے آخری نبی ثابت کیا تھا، لیکن کچھ حضرات کو دیکھا کہ کہیں کہیں سے جملے کاٹے اور یہ ثابت کیا کہ یہ صاحب ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں، اور اس کی اتنی تشہیر کی کہ بہت سے آدمی یہ سمجھنے لگے کہ واقعی وہ مصنف ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں، میں نے اصل کتاب کو دیکھا تو حیران ہو گیا، کہ کس طرح جملوں کو کاٹ کر بدنام کیا گیا ہے،

اس لئے اس قسم کے فیصلوں کے لئے ضروری ہے کہ انکار کرنے والوں کو تین دن تک سمجھا جائے، اور کسی صورت سے بھی مسلمان ثابت ہو تو اس کو قتل نہ کیا جائے، ورنہ تو بے پناہ انتشار ہوتا ہے، اور اسلام بدنام ہوتا ہے۔

آج کل میڈیا والے یہ سوال بہت اٹھاتے ہیں کہ آیت میں۔ **لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد**

من الغی ۔( آیت ۲۵۶،سورت البقرۃ ۲)۔ ہے دین اور مذہب کوقبول کروانے میں زبردستی نہیں ہے کہ،تو مرتد نے اپنی مرضی سے دوسرا دین قبول کیا تو اس کوقتل کیوں کیا جاتا ہے؟

اس کوسمجھائے کہ یہ ان ملکوں میں کیا جائے گا جہاں اسلامی حکومت ہے، یہ مسئلہ یورپ اورامریکہ کے لئے ہے ہی نہیں،اس لئے اس بارے میں بحث کرنا بیکار ہے۔

## تعزیر کیا ہے

قرآن میں کئی جرموں کے لئے حد مقرر کی ہے، غیر مسلم ملکوں میں قاضی نہ ہونے کی وجہ سے وہ حد نہیں لگائی جاسکتی ہے اس لئے حد سے کم یعنی چالیس کوڑے سے کم انتالیس کوڑے تک لگانے کا مطالبہ کرنا تعزیر ہے، یا مجرم پر کوئی مناسب جرمانہ لازم کرنا تعزیر ہے، غیر مسلم ملکوں میں اس کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

## مرتد کوسزا دینے کی حکمت کیا ہے

مرتد کی سزا میں اصل حکمت یہ ہے کہ، اسلامی حکومت میں یہ چھوٹ دی جائے تو دوسروں کوکفر اختیار کرنے کا موقع ملے گا،اوراس سے اس کی آخرت برباد ہوجائے گی، کہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جائے گا، اس لئے اس کی آخرت بچانے کے لئے یہ اقدام کیا جاتا ہے۔اس میں خود مرتد کا فائدہ ہے، جو وہ سمجھ نہیں رہا ہے۔

اس عقیدے کے بارے میں 1 آیتیں اور 8 حدیثیں ہیں،آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں